36748-کیا بیوی سے مشورہ کیا جائے اوراس کی تجاویز سنی جائیں

سوال

بیوی کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا جائے آیا اس کی تجاویز سنی جائیں اوراس سے مشورہ کیا جائے گا یا نہیں ؟
میں یہ سوال اس لیے کررہاہوں کیونکہ میری رائے ہے کہ عورتیں دل سے نصیحت کرتی اور تجاویز پیش کرتی ہیں نہ کہ اپنی عقل سے ، اس لیے کس حد تک آدمی کواپنی بیوی کی نصیحت سننی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

{اوران عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو}.النساء (19).

اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

"تم عورتوں سے حسن سلوک کیا کرو.....چنانچہ عورتوں سے حسن سلوک کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5186) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468).

اورایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اورمیں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح الجامع حدیث نمبر (3314) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ بیوی سے مشورہ کرنا اوراس کی نصیحت کو سن کر اسے قبول کرنا حسن معاشرت کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے ، اوراس سے بیوی کی دلجوئی بھی ہوتی ہے ، اور اس سے بیوی یہ محسوس کریگی کہ اس پر بھی اپنے گھر کی اصلاح کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ، اوروہ بھی اپنے خاندان اوربچوں کی ذمہ دار ہے ، خاص کر جب آدمی کواپنی بیوی کے تجربہ اور حکمت وعقل کا تجربہ ہو، اوروہ دیکھے کہ بیوی معاملات میں بڑی باریک نظر رکھتی ہے ، اورجلدباز نہیں ، اورنہ ہی وہ جذبات کی رومیں بہنے والوں میں شامل ہوتی ہے.

پھر بیوی سے مشورہ کرنا اوراسے قبول کرنا افضل ہے یا کہ ایسا نہیں یہ چیز موضوع کے اعتبار سے ہوگی جس میں عورت کا مشورہ لیا جائے ، اوراس کی نصیحت پر کان رکھا جائے کہ آیا کہیں اس مسئلہ اور موضوع میں اس کی رائے کے پیچھے جذبات توکارفرما نہیں.

اورپھر خاوند اور بیوی کے حالات مختلف ہونے کی بنا پر بھی یہ چیز مختلف ہوگی کہ وہ کتنا ضبط کرسکتے ہیں.

جب آدمی کے لیے بیوی کی بات اور اس کی رائے رد کرنے میں مصلحت ہو یا پھر بیوی کا مشورہ غلط ہو تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے قبول نہ کرنے میں نرمی سے کام لے، اور بیوی کی رائے کو بے وقوفی مت قرار دے، یا اس کی نصیحت کو ردی نہ کہے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ حسب استطاعت اس سلسلہ میں صحیح وجہ کو سامنے رکھے اور بیان کرے.

آپ صلح حدیبیہ کے واقعہ پر غور کریں کہ اس واقعہ میں کیا ہوا تا کہ آپ کو ایک عقلمند اور حکمت رکھنے والی عورت سے مشورہ کرنے کی قدر و قیمت معلوم ہو سکے، کیونکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی کہ اس سال واپس چلے جاتے ہیں اور مکہ میں داخل نہیں ہونگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا:

"اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کر دو"

راوی بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ان میں سے کوئی شخص بھی نہ اٹھا، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی حکم دیا، لیکن ان میں سے کوئی بھی شخص نہیں اٹھا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس خیمہ میں تشریف لے گئے اور لوگوں کی جانب سے آپ کو جو کچھ پیش آیا وہ بیان کرنے لگے تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا:

"اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ایسا کرنا پسند فرماتے ہیں؟!

تو پھر آپ جائیں اور ان میں سے کسی کے ساتھ بھی کلام مت کریں، بلکہ آپ خود اپنی ہدی کا جانور ذبح کر دیں، اور سر مونڈنے والے کو بلا کر اپنا سر منڈا دیں"

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا تو باقی لوگوں نے بھی اٹھ کر اپنی ہدی کے جانور ذبح کر دیے"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث میں مشورہ کرنے کی فضیلت پائی جاتی ہے کہ کسی فاضلہ عورت سے مشورہ کرنا جائز ہے" اھ

اور آپ موسی علیہ السلام کے قصہ پر بھی ذرا غور کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کس طرح موسی کی فرعون کے گھر میں پرورش کی، اور آسیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مشورہ کتنا بابرکت تھا:

اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

.{اور فرعون کی بیوی کہنے لگی: اسے قتل مت کرو، یہ میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، ہو سکتا ہے ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اور یہ ہمیں فائدہ دے، اور انہیں شعور بھی نہیں تھا}. القصص (9).

اور اسی سورت میں مدین کے چشمہ پر دو عورتوں کا قصہ بھی بیان ہوا ہے، ان میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا:

.{اے ابا جان یقیناً جسے آپ مزدور اور ملازم رکھیں وہ طاقتور اور امانتدار ہونا چاہیے}. القصص (26).

دیکھیں اس عورت کی عقلمندی کو اور اس کے علم کی فروانی کتنی تھی کہ اسے ملازمت کی اہلیت کا کس قدر علم تھا اور کام کاج میں امانت کی حفاظت کا کتنا شعور رکھتی تھی، اور پھر اس مشورہ کا اس گھر پر کتنی برکت نازل ہوئی تھی.

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم.